خرید و فروخت کی چند احتیاطیں

24-November-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

24 نومبر، 2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

خرید و فروخت کی چند احتیاطیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...گِری ہوئی ایک کھجور کھانے کا وبال
- ...خرید و فروخت میں احتیاط برتیے!
- ...دِل چمکانے والی بنیادی چیز
- ...سامان کا عیب چھپانے کا عذاب
- ...تجارت میں جھوٹ بولنے کے عذابات

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃُ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت عَبْدُالرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: ایک دن نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دولت خانے (یعنی گھر مبارک) سے باہَر تشریف لائے اور ایک باغ کی طرف رُخ فرمایا، حضرت عَبْدُالرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے دیکھا تو پیچھے پیچھے ہو لئے، آپ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم باغ میں داخِل ہوئے، قبلے کی طرف منہ کیا اور سَر سجدے میں رکھ دیا، حضرت عَبْدُالرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ دُور کھڑے دیکھتے رہے، فرماتے ہیں: بے کسوں کے مددگار، سرکارِ عالی وقار صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بہت لمبا سجدہ کیا، یہاں تک کہ مجھے خوف ہونے لگا کہ کہیں حالتِ سجدہ ہی میں اللہ پاک نے رُوحِ مُبارَک قبض نہ فرمالی ہو، یہ خیال آتے ہی میں آگے بڑھا، میرے قدموں کی آواز سُن کر آپ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سَرِ مُبارَک اُٹھایا، پوچھا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: حُضُور! عَبْدُالرَّحْمٰن۔ فرمایا: کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا، مجھے خوف ہونے لگا تھا کہ کہیں اللہ پاک نے سجدہ ہی میں رُوحِ مُبارَک قبض نہ فرمالی ہو۔

عاشقِ زار کی محبت بھری بات سُن کر اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مُحَمَّدِ عربی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے طویل سجدے کی حکمت بیان کی، فرمایا: میرے پاس جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام

حاضِر ہوئے اور بتایا: یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اللہ پاک فرماتا ہے: اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! جو آپ پر درود پڑھے گا، میں اس پر رحمتیں نازِل فرماؤں گا، جو آپ پر سلام بھیجے گا، میں اس پر سلامتی اُتاروں گا۔ اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے میں نے اتنا لمبا سجدہ کیا۔[1]

اَللہُ اَکْبَر! اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! ❀ دُرود کس نے پڑھنا ہے؟ اُمَّتی نے ❀ رحمت کسی پر اُترے گی؟ اُمَّتی پر ❀ سلام کس نے بھیجنا ہے؟ اُمَّتی نے ❀ اللہ کریم کی سلامتی کس پر اُترے گی؟ اُمَّتی پر ❀ اور سجدۂ شکر کون ادا کر رہا ہے؟ اُمَّت کا غم کھانے والے، شفاعت فرمانے والے، اُمَّت کو بخشوانے والے، جَنَّت میں پہنچانے والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم...!

سُبْحٰنَ اللہ! اندازہ کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی اُمَّت سے کتنا پیار ہے۔ اللہ! اللہ! اُمَّت گُناہ کرے، آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم راتیں رو، رو کر گُزاریں، اُمَّت کو نعمت ملے، آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شکر کے سجدے کریں۔ اَعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی مَحبت | ہے ترکِ اَدَب! ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو[2]

وضاحت: یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ کو اپنے غلاموں سے اتنی مَحبَّت ہے، یہ ادب نہیں ہے ورنہ ہم کہیں کہ آپ اپنے غلاموں پر فِدا ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیّات اَعْمَال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[3]

❶ ...مسندِ اَحْمَد، جلد:1، صفحہ:522، حدیث:1686۔
❷ ...ذوقِ نعت، صفحہ:211۔
❸ ...بخاری، کتاب: بدءُ الْوَحی، باب: کیف کان بدء الوحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁ رِضائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین سیکھوں گا ❁ ادب سے بیٹھوں گا ❁ نصیحت (Advice) حاصِل کروں گا ❁ اَحْمَدِ مجتبیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گِری ہوئی ایک کھجور کھانے کا وبال

ایک بہت بڑے اور مشہور و مَعْرُوف ولیُ اللہ ہوئے ہیں: حضرت ابراہیم بن اَدْہَم رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ نے اپنی زندگی کا کافِی حصّہ سَفَر میں گزارا، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے بَیْتُ الْمُقَدَّس (یعنی مسجدِ اَقْصیٰ) میں رات گزاری، میں نے دیکھا: رات کے کسی پہر وہاں 2 فرشتے آئے، ان میں سے ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا: یہاں کون انسان ہے؟ دوسرا بولا: یہ ابراہیم بن اَدْہَم ہیں۔ پہلے فرشتے نے کہا: وہ ابراہیم بن اَدْہَم...!! انہیں تو اب اُن کے درجے (Rank) سے ہٹا دیا گیا ہے۔ دوسرے فرشتے نے پوچھا: کس سبب سے؟ پہلے فرشتے نے کہا: ایک مرتبہ ابراہیم بن اَدْہَم بصرہ میں تھے، انہوں نے ایک دُکّان سے کھجوریں خریدیں، جب وہ کھجوریں لے کر جانے لگے تو دیکھا: ایک کھجور گِری پڑی ہے، وہ سمجھے کہ شاید یہ میری کھجور گِری ہے، لہٰذا اُنہوں نے وہ کھجور اُٹھا کر کھالی، چونکہ وہ کھجور ان کی نہیں بلکہ دکاندار کی تھی اور انہوں نے دُوسرے کی کھجور کھالی تھی، لہٰذا اللہ پاک نے انہیں اِن کے درجے سے مَعْزول (Deposed) فرما دیا۔

حضرت ابراہیم بن اَدْہَم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے فرشتوں کی یہ گفتگو سُنی تو فوراً بصرہ پہنچا، اُس دکاندار کی کھجور اسے واپس لوٹائی اور واپَس آگیا۔ رات ہوئی تو پھر میں نے

2 فرشتوں کو دیکھا، وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے، ایک نے دوسرے سے کہا: یہ وہی ابراہیم بن اَدْہَم ہیں، جنہوں نے کھجور کے مالِک کو کھجور لوٹا دی تو اللہ پاک نے انہیں دوبارہ اِن کا پہلے والا مقام عَطا فرما دیا۔[1]

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔ آیئے! اللہ پاک کے حُضُور دُعا کرتے ہیں:

محبّت میں اپنی گُما یااِلٰہی! | نہ پاؤں میں اپنا پتا یااِلٰہی!
مرے دِل سے دُنیا کی چاہت مٹا کر | کر اُلفت میں اپنی فنا یااِلٰہی!
تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے | مرے غوث کا واسِطہ یااِلٰہی!
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدْقہ | گُناہوں سے ہر دَم بچا یااِلٰہی![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَوْلیائے کرام پر اللہ پاک کی خاص کرم نوازی

پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کرام کی بھی نِرالی شانیں ہیں...!! یہ بلند رُتبہ حضرات گُنَاہوں سے معصوم نہیں ہوتے البتہ محفوظ ہوتے ہیں، مَعْصُوم صِرْف انبیائے کرام علیہمُ السّلام اور فرشتے ہیں، اَوْلیائے کرام معصُوم نہیں، ان سے بھی گُناہ ہو سکتے ہیں مگر اللہ پاک کی اپنے محبوب بندوں پر خاص کرم نوازی ہوتی ہے، ان سے اگر جانے انجانے میں کبھی کوئی خطا ہو ہی جائے تو انہیں ان کی خطا (**Mistake**) سے آگاہ کر دیا جاتا ہے اور یہ فوراً توبہ کر کے گُناہ کی گندگی (**Filth**) کو خود سے دُور کر دیتے ہیں۔

1 ... تفسیر روح البیان، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:179، جلد:2، صفحہ:136۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:105 ملتقطًا۔

اللہ پاک پارہ:9، سورۂ اعراف، آیت:201 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾

(پارہ:9، سورۂ اعراف:201)

ترجَمہ کنزالایمان: بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: مومن متقی کی فطرت شیطانی وسوسوں اور ابلیسی خیالات کو قبول نہیں کرتی، اگر کبھی مومن کو یہ چیزیں (مثلاً شیطانی وسوسے، ابلیسی خیالات، جانے انجانے کی کوئی خطاوغیرہ) پیش آجائیں تو اللہ پاک کی طرف سے انہیں وہ خطا یاد دِلا دِی جاتی ہے، یُوں یہ اس گندگی سے خُود کو پاک کر لیتے ہیں۔ مفتی صاحِب مزید فرماتے ہیں: مومن متقی فرشتوں کے گروہ سے ہے کہ اس کی اور فرشتوں کی فطرت (*Nature*) یکساں ہے، یہ حضرات بشر صُورت، مَلَک سِیرت (یعنی دِکھنے میں انسان اور سیرت میں فرشتہ صِفَّت) ہوتے ہیں۔[1]

اللہ پاک ہمیں بھی اَوْلیائے کرام کا فیضان نصیب فرمائے، کاش! ہمیں بھی تقویٰ کی دولت ملے، ہم گُناہوں سے بچیں اور نیکیوں والی زِندگی گزارنے میں کامیاب (***Successful***) ہو جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دے حُسْنِ اَخلاق کی دولت ۔۔۔ کر دے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا ۔۔۔ یااللہ! مری جھولی بھر دے[2]

---

1 ...تفسیر نعیمی، پارہ:9، سورۂ اعراف، زیرِ آیت:201، 202، جلد:9، صفحہ:460بتغیر قلیل۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:123۔

خرید و فروخت میں احتیاط برتیئے!

اے عاشقانِ رسول! ہم نے حضرت ابراہیم بن اَدْہَم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایمان افروز اور سبق آموز واقعہ سُنا، اس سے پتا چلتا ہے کہ دِین میں خرید و فروخت کی کتنی اہمیت ہے۔ ذرا غور فرمایئے! حضرت ابراہیم بن اَدْہَم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ وِلایت کے بلند ترین مقام پر فائِز تھے، آپ کے اسی مقام و مرتبے کی وجہ سے آپ کو **سلطان ابراہیم** بھی کہا جاتا ہے، اتنے بڑے ولیِ کامِل سے خرید و فروخت کے دوران وہ بھی انجانے میں صِرْف ایک خطا ہوئی، زمین پر گری ہوئی کھجور ان کی نہیں، دُکاندار کی تھی مگر آپ نے اپنی سمجھ کر اُٹھالی، اس ایک کھجور کی وجہ سے آپ کے درجات میں کمی کر دی گئی۔

آہ! آج کل ہمارے ہاں تو حال ہی بے حال ہے ❁ لوگ بغیر پوچھے دوسروں کی چیزیں ہڑپ کر جاتے ہیں ❁ گاہک دُکاندار کو اور دُکاندار گاہکوں کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں ❁ کبھی نوٹوں کی گڈی میں نقلی نوٹ چھپا کر دُکاندار کو تھماڈالتے ہیں ❁ دُکاندار کی چیزیں اُٹھا کر ناحق پھانک جاتے ہیں ❁ سبزیوں اور پھلوں کی ریڑھیوں سے چُپ چاپ کچھ نہ کچھ اُٹھا کر اپنی ٹوکری میں ڈال لیتے ہیں۔ ایک دُوسرے کی چپل بغیر اِجازت اِستعمال کرنا، یا اپنی چپل سے کسی اور کی چپل تبدیل کرنے کو تو شاید بُرا ہی نہیں سمجھا جاتا، یہ بہت تکلیف دہ معاملہ ہے، روزمرہ کے کئی ایک اور ایسے معاملات بھی ہیں جن میں بِلا اجازتِ شرعی دُوسروں کی چیزیں اِستعمال کرنا کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا، بسا اوقات دکاندار ایک دوسرے کی چیزیں چُپ کر کے اُٹھا کر اِستعمال بھی کرتے رہتے ہیں اور سامنے والے کو پتہ بھی نہیں چلتا ہو گا، ایسے نادانوں کو سمجھنا چاہیے، عبرت لینی چاہیے، بظاہِر معمولی نَظَر آنے

والی چیز بھی اگر بغیر اجازت استعمال کر ڈالی اور روزِ قیامت پکڑے گئے تو ہمارا کیا بنے گا؟

خِلال کا وبال

مشہور تابعی بزرگ حضرت وہب بن مُنَبِّہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا، اس نے اپنے پچھلے تمام گُناہوں سے توبہ کی، 70 سال تک لگاتار اس طرح عبادت کرتا رہا کہ دِن کو روزہ رکھتا اور رات کو جاگ کر عبادت کرتا، نہ کوئی عمدہ غذا کھاتا، نہ کسی سائے کے نیچے آرام کرتا۔ جب اس عبادت گزار کا انتقال ہوا تو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللہُ بِکَ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ پاک نے میرا حِساب لیا، پھر سارے گُناہ بخش دیئے مگر ایک لکڑی جس سے میں نے اس کے مالِک کی اجازت کے بغیر دانتوں میں خِلال کر لیا تھا، وہ معاف کروانا رہ گیا تھا، اس کی وجہ سے اب تک جنّت سے روک دیا گیا ہوں۔[1]

سلسلہ آہ! گُناہوں کا بڑھا جاتا ہے | نِت نیا جُرم ہر اک آن ہوا جاتا ہے
لاؤں وہ اشک کہاں سے جو سیاہی دھوئیں | گندگی میں مرا دِل حد سے بڑھا جاتا ہے
امتحاں کے کہاں قابِل ہوں میں پیارے اللہ | بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِین میں خرید و فروخت کی اہمیت

اے عاشقانِ رسول! دِین میں خرید و فروخت کی بہت اہمیت ہے، ظاہِر ہے خرید و

1 ... تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّیْن، صفحہ: 47۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ: 432-433 ملتقطاً۔

فروخت میں بے احتیاطی برتنا دوسروں کا مال ناحق کھانے یعنی اپنا پیٹ حرام سے بھرنے کا سبب بن سکتا ہے، اس لئے محتاط رہ کر، نہایت ایمانداری کے ساتھ خرید و فروخت کرنا بہت ضروری ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ ہمارے وُجُود میں سب سے اَہَم عُضْو ہمارا دِل ہے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اَلَا وَ اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً، اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ** سُن لو! بےشک جسم میں ایک خون کا لوتھڑا ہے، جب وہ ٹھیک ہو جائے تو سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے، جب وہ خون کا لوتھڑا خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے، سُنو...!! وہ خون کا لوتھڑا دِل ہے۔[1]

معلوم ہوا؛ ہمارا سب سے اَہَم عُضْو ہمارا دِل (*Heart*) ہے، یہ سدھر جائے تو پُورا انسان سُدھر جاتا ہے اور اگر دِل بگڑ جائے تو پُورے کا پُورا انسان بگڑ جاتا ہے اور **دِل کے اس شیشے کو صاف شفّاف بنانے والی سب سے اَہَم چیز رِزْقِ حلال ہے۔ چنانچہ**

دِل چمکانے والی بنیادی چیز

حضرت عُمَر بن صالِح رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوا، میں نے پوچھا: اے امام! اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، دِل نرم کیسے ہوتے ہیں؟ یہ سُوال سُن کر امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سَر مبارک جھکا لیا، کچھ دیر بعد سَر اُٹھا کر فرمایا: بیٹا! حلال مال (دِل کو نرم کرتا ہے)۔

حضرت عمر بن صالِح فرماتے ہیں: اپنے سُوال کا جواب سُن کر میں واپس آگیا، راستے

---

1 ... بخاری، کتاب: الایمان، صفحہ: 84، حدیث: 52۔

میں مجھے حضرت بشر حافی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ملے، میں نے ان سے پوچھا: عالی جاہ! دِل نرم کیسے ہوتے ہیں؟ فرمایا: اللہ پاک کے ذِکْر سے۔ میں نے عرض کیا: امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوا تھا، اتنا سُنتے ہی حضرت بِشر حافِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خوشی سے فرمایا: واہ... (کیابات ہے)۔ انہوں نے تمہیں کیا بتایا؟ میں نے عرض کیا: امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حلال کھانے سے دِل نرم ہوتا ہے۔ فرمایا: امام نے اَصْل بنیاد بتائی (یعنی اَصْل یہی ہے کہ دِل رِزْقِ حلال ہی سے نرم ہوتا ہے)۔ حضرت عمر بن صالِح رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر میری ملاقات حضرت عبدُ الوَہّاب وَرّاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ہوئی، میں نے ان سے بھی وہی سوال پوچھا: انہوں نے بھی فرمایا: اللہ پاک کے ذِکْر سے دِل نرم ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا: میں امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوا تھا، اتنا سُنتے ہی ان کا چہرہ خوشی سے کھل اُٹھا، فرمایا: امام احمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تمہیں کیا جواب دیا؟ میں نے عرض کیا: امام صاحِب فرماتے ہیں: دِل کی نرمی رِزْقِ حلال میں ہے۔ حضرت عبدُ الوَہّاب وَرّاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی وہی بات کہی، فرمایا: امام صاحِب نے اَصْل بنیاد بتائی ہے (واقعی حلال کھانے کے بغیر دِل ہر گز صاف نہیں ہو سکتا)۔ [1]

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! 3 اَوْلیائے کرام کی گواہی ہے کہ دِل کی نرمی اور صَفائی کے لئے سب سے اَہَم چیز حلال کھانا ہے۔ اس سے اندازہ لگایئے! خرید و فروخت میں احتیاط برتنا، نہایت ایمانداری کے ساتھ خرید و فروخت کرنا کتنا ضروری ہے، اگر ہم نے چیزیں خریدنے یا بیچنے میں بے احتیاطی کی اور خدانخواستہ دوسرے کی چیز ناحق ہمارے

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، جلد:9، صفحہ:193، رقم:13663 ملتقطًا۔

پاس آگئی تو یہ ایک بظاہِر معمولی نَظر آنے والی غلطی دِل کی دُنیا کو اُجاڑ کر رکھ دے گی۔ اس لئے خرید و فروخت میں احتیاط (**Careful**) برتنا انتہائی ضروری ہے۔

زُہد کے موضوع پر انوکھی کتاب

امام اعظم، امام ابو حنیفہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **کے نہایت ہونہار شاگرد امام محمد بن حَسَن شَیْبَانی** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایک مرتبہ کسی نے عرض کیا: عالی جاہ! آپ زُہد (یعنی دُنیا سے بے رغبتی) کے موضوع (**Topic**) پر ایک کتاب لکھ دیجئے! فرمایا: میں اس موضوع کی کتاب لکھ چکا ہوں۔ پوچھا: وہ کونسی؟ فرمایا: کِتَابُ الْبُیُوْع یعنی میری وہ کتاب جس میں خرید و فروخت کے اَحْکام بیان کئے گئے ہیں۔ [1]

یعنی جو خرید و فروخت کے احکام نہیں جانتا، وہ حرام سے نہیں بچ سکتا اور جو حرام سے نہ بچ سکے، وہ زُاہِد کیسے بن جائے گا؟ معلوم ہوا اَصْل میں زاہِد، دُنیا سے بے رغبتی رکھنے والا، دُنیا کی محبّت سے بچنے والا، متقی پرہیز گار وہی ہے جو خرید و فروخت میں شرعی احتیاط برتنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ بازار اَصْل میں وہ جگہ ہے جہاں دُنیا اور مال و دولت کی محبّت اپنا رنگ دکھاتی ہے، پہاڑوں اور غاروں میں تنہا رہ کر عِبَادت کر لینا نسبتاً آسان ہے مگر بازار میں جب شیطان پُورے لشکر کے ساتھ حملے کر رہا ہو، نفسِ اَمّارہ ورغلا رہا ہو، مال و دولت کی محبّت زور پکڑ رہی ہو، اس وقت نفس و شیطان کے حملوں سے بچ کر پُوری ایمانداری (**Honesty**) اور شرعی اَحْکام کی پاسداری کرنا بہت مشکل ہے، لہٰذا اَصْل زاہِد، دُنیا سے بے رغبتی رکھنے والا وہی ہے جو دُنیا میں اُتر کر بھی اپنے دِل کو دُنیا سے بچالیتا ہے۔

---

1 ...المبسوط للسرخسی، کتاب البیوع، جز:12، جلد:6، صفحہ:128۔

خرید و فروخت ایک کسوٹی ہے

حُجّۃُ الْاِسْلَام امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تجارت ایک کسوٹی ہے، اس کے ذریعے آدمی کے دین اور وَرَع کو آزمایا جاتا ہے۔ کسی عربی شاعر نے کہا ہے:

لَایَغُرَّنَّكَ مِنَ الْمَرْءِ قَمِيْصٌ رَّقَّعَه | اَوْ اِزَارٌ فَوْقَ كَعْبِ السَّاقِ مِنْ رَّفْعِه
اَوْ جَبِيْنٌ لَّاحَ فِيْهِ اَثَرٌ قَدْ قَلَعَه | وَلَدَى الدِّرْهَمِ فَانْظُرْ غَيَّهُ اَوْ وَرْعَه

ترجمہ: یعنی کسی کی پیوند لگی ہوئی قمیص، ٹخنوں سے اُوپر شلوار، پیشانی کی چمک اور ماتھے پر سجدوں کا نشان تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے، اگر کسی کے تقویٰ و پرہیز گاری کو دیکھنا ہے تو دِرْہم و دِینار (مثلاً مال و دولت کے لَین دَین) کے وقت اسے پرکھ (اس کے دِین اور تقویٰ کا امتحان ہو جائے گا)۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہم پر لازِم ہے کہ ہم اچھے اور سچّے تاجِر بھی بنیں اور سچّے خریدار بھی بنیں۔ آیئے! کھری تجارت کرنے والے خوش نصیب تاجروں کے فضائل پر چند احادیث سنتے ہیں:

(1): امانت دار تاجِر اَنْبِیا کے ساتھ ہو گا

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلتَّاجِرُالصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیّٖن، وَالصِّدِّیْقِیْنَ، وَالشُّھَدَاءِ سچّا اور اَمانت دار تاجِر روزِ قیامت انبیائے کرام، صِدّیْقِین اور شُہَدا کے ساتھ ہو گا۔[2]

(2): دُنیا کا مال حلال ذریعے سے کمانے والے کی فضیلت

ترمذی شریف میں حدیثِ پاک ہے، محبوبِ خُدا، امامُ الانبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

1 ... احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب، باب الرابع: فی الاحسان فی معاملہ، جلد: 2، صفحہ: 105۔
2 ... ترمذی، کتاب: البیوع، باب: ماجاء فی التجار، صفحہ: 316، حدیث: 1209۔

اِنَّ التُّجَّارَ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ یعنی روزِ قیامت سارے تاجِر بدکار اُٹھائے جائیں گے مگر وہ جو تقویٰ اپنائے، نیکی و بھلائی کرے اور سچ بولے۔[1]

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: پرہیز گاری سے مراد ہے: گناہِ کبیرہ سے خصوصًا اور گناہِ صغیرہ کی عادت سے عمومًا بچتے رہنا۔ نیکی سے مراد ہے اپنے کاروبار کو دھوکہ، خیانت سے محفوظ رکھنا، سچ سے مراد سودے کے متعلق صاف بات کرنا اگر عیب دار ہو تو اس کو بے عیب ثابت کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ قیامت میں سارے تاجر فاسق و فاجر ہوں گے سوائے اُن کے جن میں یہ 3 صفات ہوں، پرہیز گاری، بھلائی، سچائی۔[2]

(3): خرید و فروخت میں نرمی کی فضیلت

حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ، وَاِذَا اشْتَرٰى، وَاِذَا اقْتَضٰى اللہ پاک اس شخص پر رحمتیں کرے جو نرم ہو جب بیچے اور خریدے اور جب تقاضا کرے۔[3]

بیچنے میں نرمی یہ ہے کہ گاہک کو کم یا خراب چیز (*Inferior Product*) دینے کی کوشش نہ کرے اور خریدنے میں نرمی یہ ہے کہ قیمت کھری دے اور بخوبی ادا کرے، بیوپاری (مثلاً دُکاندار) کو پریشان نہ کرے، تقاضے میں نرمی یہ ہے کہ جب اس کا کسی پر قرض ہو تو نرمی سے مانگے اور مجبور مقروض کو مہلت دیدے، اس پر تنگی نہ کرے جس میں یہ 3

1 ... ترمذی، کتاب: البیوع، باب: ماجاء فی التجار، صفحہ: 316، حدیث: 1210۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 4، صفحہ: 245۔
3 ... بخاری، کتاب: البیوع، باب: السہولۃ والسماحۃ، صفحہ: 541، حدیث: 2076۔

صفتیں جمع ہوں وہ اللہ کا مقبول بندہ ہے۔[1]

نفل عِبادت سے اَفضل عمل

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ احیاءُ العلوم میں فرماتے ہیں: تجارت میں راہِ حق پر چلنا مستقل مزاجی سے نفل عبادات کرنے سے زیادہ مشکل ہے، اسی لئے ایک بزرگ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْمُتَعَبِّدِ یعنی سچا تاجِر اللہ پاک کے نزدیک عبادت گزار سے افضل ہے۔[2]

اللہ پاک ہمیں خرید و فروخت کے معاملے میں احتیاط برتنے، ایمانداری اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

خرید و فروخت کے اَحکام سیکھ لیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! تجارت یا خرید و فروخت ایک مشکل موضوع ہے، اس کے بہت باریک اَحکام و مسائل ہیں، ظاہر ہے مختصر سے بیان میں یہ سب اَحکام و مسائل بیان نہیں ہو سکتے۔ البتہ جو تاجِر ہے، اس پر تجارت کے، جو دُکاندار ہے، اس پر دُکانداری کے اور جو خریدار ہے، اس پر خریداری کے ضروری اَحکام سیکھنا فرض ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ❁ دارُ الافتا اہلسنت موبائل ایپلی کیشن موجود ہے، اس میں دوسری بہت ساری دِینی معلومات کے ساتھ ساتھ پُورا تجارت کورس بھی الگ سے شامِل کیا گیا ہے، اس کے عِلاوہ خرید و فروخت سے متعلق فتاویٰ جات بھی موجود ہیں، یہ ایپلی کیشن اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کر لیجئے! ❁ اس کے عِلاوہ مدنی چینل پر ایک پروگرام ہفتہ وار چلتا ہے جس کا نام ہے: **اَحکامِ**

---

1 ... مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:242۔

2 ... احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب والمعاش، باب الثالث: فی بیان العدل، جلد:2، صفحہ:95۔

تجارت۔ یہ پروگرام سُنا، دیکھا کیجئے! اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! خرید و فروخت اور جدید مارکیٹنگ سے متعلق بہت ساری مفید معلومات حاصل ہوں گی ❁ بہارِ شریعت، جلد:2، حِصّہ:11 خرید و فروخت کا بیان پڑھ لیجئے! اس سے بھی خرید و فروخت کے بہت سارے اَحکام و مسائل سیکھنے کو ملیں گے ❁ 62 صفحات پر مشتمل ایک بہت ہی پیارا رسالہ: **تاجروں کے لئے کام کی باتیں** **مکتبۃ المدینہ** سے خرید فرمایئے اور پڑھئے!، اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! خرید و فروخت کے متعلق بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا ❁ اور ایک مشورہ ہے: دار الافتا اہلسنت کا نمبر اپنے پاس ضرور محفوظ کر لیجئے! جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہو، کسی خاص صُورت سے متعلق شرعی راہنمائی لینی ہو تو کال کر کے مفتیانِ کرام سے راہنمائی لے لیا کیجئے! اس سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت سارے گُناہوں سے بھی بچ جائیں گے اور عِلْمِ دِین کا بڑا خزانہ بھی ملے گا۔

دار الافتاء اہلسنت کا نمبر: 03113993312۔

آیئے! خرید و فروخت سے متعلق چند احتیاطیں سُن لیتے ہیں:

(1): لڑائی جھگڑے والی صُورتوں سے بچئے!

جب بھی کوئی چیز خریدیں یا بیچیں، اس میں ایک بنیادی احتیاط یہ ضرور کریں کہ کوئی بھی ایسی صُورت نہ بنے جو لڑائی جھگڑے کی طرف لے جاتی ہو۔

ہمارے دِینِ اسلام میں اِتّحاد، اتفاق اور باہمی ہم آہنگی کو بہت اہمیت دی گئی ہے، لہٰذا خرید و فروخت کی ہر وہ صُورت جو لڑائی جھگڑے کا سبب بن سکتی ہو، اس سے بچئے! مثلاً ❁ جو چیز خریدنی ہے، وہ پہلے دیکھ لیجئے! تسلی کر لیجئے! ❁ قیمت پہلے سے طے کر لیجئے! ❁ بعض اَوْقات قیمت صاف لفظوں میں طے نہیں کی جاتی، بیچنے والا کہہ دیتا ہے: جو مناسب ہو دے دیجئے گا ❁ عموماً رکشے وغیرہ والے ایسے ہی کہتے ہیں، صِرْف اتنا کہہ دینے پر رکشے میں سُوار مت

ہو جایا کیجئے! بلکہ باقاعِدہ صاف لفظوں میں کرایہ طَے کریں، غرض؛ چیز خریدتے یا بیچتے وقت ایسی صُورت رکھیں کہ 0٪ بھی لڑائی کا خدشہ نہ رہے۔

آپ عدالتوں کا ریکارڈ دیکھئے! بہت سارے مُقَدَّمات وہ ملیں گے جو خرید و فروخت کی بے احتیاطی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، بالخصوص زمین کی خرید و فروخت میں تو بہت احتیاط کرنی چاہیئے، اس میں تو بعض اَوقات قتل و غارت تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ لہٰذا خرید و فروخت جب بھی کریں، بالکل صاف شفّاف کریں، قانونی کاروائی کی ضرورت ہو تو کر لیجئے! کاغذات وغیرہ بنوانے ہوں تو ہاتھوں ہاتھ بنوا لیجئے! کوئی بھی کمی، پوشیدگی نہ رکھیں۔ ہمارے ہاں لوگ جذبات میں آ کر بے پروائی کر جاتے ہیں، مثلاً سگے بھائی کو چیز بیچی، یا سگے بھائی سے خریدی ہو تو ضروری کاغذات وغیرہ بنوانے میں لاپروائی برت لی جاتی ہے کہ خیر ہے، اپنا بھائی ہی تو ہے۔ لیکن جب شیطان اپنے جال ڈالتا ہے تو بھائی ہی بھائی کا گریبان پکڑ رہا ہوتا ہے۔ اس لئے بالکل صاف شَفَّاف معاملہ کریں۔ خرید و فروخت کے سب ضروری تقاضے بروقت پُورے کر لیں تاکہ بعد میں لڑائی جھگڑے کی نوبت نہ آئے۔

سودا تول کر دیجئے!

بعض دُکاندار حضرات چیز بیچتے وقت باقاعِدہ ترازُو سے تولتے یا پیمانے سے ناپتے نہیں ہیں، یونہی اندازے سے دے دیتے ہیں، یہ صُورت بھی جھگڑے کا سبب بن سکتی ہے۔ رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کِیْلُوا طَعَامَکُمْ یُبَارَكْ لَکُمْ فِیہِ یعنی اپنا کھانا ناپ لیا کرو، تم کو اس میں برکت دی جائے گی۔[1]

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے

[1] ... بخاری، کتاب البیوع، صفحہ: 553، حدیث: 2128۔

تحت فرماتے ہیں: دانہ (یا کوئی بھی چیز) بیچتے اور خریدتے قرض لیتے دیتے وقت ناپ تول کر لیا کرو تا کہ کمی بیشی نہ ہو اور تمہارے ذمے دوسروں کا اور دوسرے کے ذمے تمہارا حق نہ رہے۔[1]

ایک روایت میں فرمایا: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ جو غلہ خریدے تو اس پر قبضہ کئے بغیر نہ بیچے۔[2]

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیث سے آج کل کے بیوپاری عبرت پکڑیں کہ کپڑے کا جہاز دوسرے مُلک سے چلتا ہے، ابھی کراچی بندر گاہ پر نہیں پہنچ پاتا کہ کئی جگہ اس کی فروخت نفع سے ہو چکتی ہے، بعد میں پھر ان کے دِیوالیے ہوتے ہیں، بغیر دیکھی اور بغیر قبضہ کی کسی چیز کی تجارت ہر گز نہ کرنی چاہیے کہ یہ شرعًا گناہ بھی ہے اور سخت نقصان کا باعث بھی۔[3]

(2): دھوکہ مت دیجئے!

خرید و فروخت کی دوسری اِحتیاط یہ ہے کہ جب بھی کوئی چیز خریدیں یا بیچیں تو دھوکہ دینے سے بچیں، نہ بیچنے والا خریدنے والے کو دھوکہ دے، نہ خریدنے والا بیچنے والے کو دھوکہ دے بلکہ دونوں ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں، دونوں ایک دوسرے کی بھلائی چاہیں۔ اللہ پاک کے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْبَيِّعَانِ فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا، وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا یعنی بیچنے اور خریدنے والے اگر سچ بولیں اور چیز کا عیب (اگر ہو تو) بیان کر دیں تو ان کے سودے میں

---

1 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 26۔
2 ... مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع المبیع، صفحہ: 588، حدیث: 1525۔
3 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 4، صفحہ: 267۔

برکت رکھ دی جاتی ہے اوراگر عیبوں کو چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ان کے سودے سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔(1)

عیب بتا دینا واجب ہے

امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: چیز بیچتے وقت اس کے عیب بتا کر مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرنا واجب ہے۔(2) ایک مرتبہ ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم بازار تشریف لے گئے، کسی دُکان پر (گندم،جَو یا کسی اور) غلہ کا ڈھیر تھا، آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کو وہ غلہ پسند آیا، لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے اپنا ہاتھ مبارک اس غلے کے اندر داخل فرمایا تو نیچے والا غلّہ گیلا (**Wet**) تھا، آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے دُکاندار سے پوچھا: مَا ھٰذَا یعنی یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: اَصَابَتْہُ السَّمَآءُ یعنی یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! بارِش کی وجہ سے غلہ گیلا ہو گیا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر ایسا تھا تو تم نے گیلے غلے کو اُوپر کیوں نہ رکھا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے (کسی کو دھوکہ نہ ہوتا، یاد رکھو!) مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنِّی جس نے دھوکا دیا وہ مجھ سے نہیں۔(3)

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! کتنی سخت وَعِید ہے، ہم عاجِز و ناتواں، سراپا گنہگار بندے، ایک پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی شفاعت ہی کا تو سہارا ہے، اسی شفاعت کے صدقے تو جنّت نصیب ہوگی، خدا نخواستہ اس مختصر زِندگی میں مال کے لالچ میں آکر مسلمان بھائیوں کو دھوکہ دے کر چیزوں کے عیب (**Fault**) چھپا کر بیچتے رہے اور اس

---

1 ... بخاری، کتاب: البیوع، باب: اذا بین البیعان... الخ، صفحہ: 542، حدیث: 2079 ملتقطًا۔
2 ... احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب، باب الثالث: فی بیان العدل، جلد: 2، صفحہ: 96 بتغیر قلیل۔
3 ... مسلم، کتاب: الایمان، باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: من غشنا فلیس منا، صفحہ: 57، حدیث: 102۔

گُناہ کی نحوست سے رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم ہم سے ناراض ہو گئے تو کیا بنے گا؟ اگر روزِ قیامت ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا دیا کہ جو ہمارے اُمّتیوں کو دھوکہ دیتا تھا، ہمارا اس سے اور اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں تو کہاں جائیں گے؟ اس لئے آج موقع ہے، اگر دوسروں کو دھوکہ دے کر مال بیچنے کے گُناہ میں مبتلا ہوئے ہیں تو اس سے توبہ کر لیں، جس جس کو دھوکہ دیا ہے، اس سے حق معاف کروالیں۔ خُدا کی قسم! اگر اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم ناراض ہو گئے تو کہیں کے نہ رہیں گے۔

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی | ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سامان کا عیب چھپانے کا عذاب

صحابیِ رسول حضرت وَاثِلَہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا: جو عیب دار چیز اُس کا عیب بتائے بغیر بیچ دے، وہ اللہ پاک کی ناراضی میں رہتا ہے اور فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔[1]

چیز کا عیب بیان کر دیجئے!

اگر کسی چیز میں عیب ہو اور ہم اسے بیچنا چاہتے ہوں تو اس کا آسان سا حل یہی ہے کہ خریدنے والے کو اس کا عیب بتا دیں، عیب جان لینے کے بعد بھی وہ اگر خریدنا چاہے تو خوشی سے خرید لے، ورنہ چھوڑ دے۔ ہمارے بزرگانِ دین ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت محمد بن سِیْرِیْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے متعلق منقول ہے: ایک مرتبہ آپ نے ایک بکری بیچی

1 ...ابنِ ماجہ، کتاب: التجارات، باب: من باع عیباً، صفحہ: 359، حدیث: 2247۔

تو خریدار سے فرمایا: میں اس بکری کے عیب کے معاملے میں تجھ سے بَری ہوں اور وہ عیب یہ ہے کہ یہ چارے کو پاؤں سے اُلٹ دیتی ہے۔[1]

نقلی نوٹ مت چلایا کیجئے!

اسی طرح گاہک یا خریدار کو بھی چاہیے کہ نقلی یا پھٹے پُرانے نوٹ دھوکے سے چلا ڈالنے سے بچا کریں۔ بہت سارے لوگ اپنے مسلمان بھائیوں کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں ❁ کبھی نوٹوں کی گڈی میں نقلی نوٹ چھپا کر دے جاتے ہیں ❁ کوئی نوٹ پھٹا پُرانا اور چلنے کے قابِل نہ ہو تو نئے نئے نوٹوں کے درمیان میں رکھ کر دھوکے سے دُکاندار کو دے کر اس بے چارے کا نقصان کر ڈالتے ہیں۔ اس طرح اپنے مسلمان بھائی کو دھوکہ دینا بہت سخت گُناہ ہے۔

چوری سے زیادہ بُرا گُنَاہ

اِحْیَاءُ العلوم میں ہے: کھوٹے سِکّوں (یا نقلی نوٹوں) کو رواج دینا عام ظلم ہے، اس کا بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ گُنَاہِ جاریہ بن سکتا ہے، مثلاً ایک شخص نے کسی کو دھوکے سے نقلی نوٹ دے دیا، اب وہ اسے آگے کہیں چلا دے گا، تیسرا چوتھے کو، چوتھا، پانچویں کو یونہی دھوکے سے چلاتا جائے گا، یُوں یہ سب بھی گنہگار ہوں گے اور ان سب کا گُناہ اس پہلے شخص کو ہو گا کہ اُسی نے اس بُرائی کا دروازہ کھولا۔[2]

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک کھوٹا سِکّہ (یا نقلی نوٹ دھوکے سے) چلا دینا چاندی

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب والمعاش، باب الثالث: فی بیان العدل، جلد: 2، صفحہ: 98۔

2 ... احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب، باب الثالث: فی بیان العدل، جلد: 2، صفحہ: 94 ملخصاً۔

کے 100 سِکّے چوری کر لینے سے زیادہ بُرا ہے کیونکہ چوری ایک گُناہ ہے، جیسے ہی چور نے چوری کی، گُناہ ختم ہو گیا لیکن نقلی نوٹ دھوکے سے چلاڈالنا بُری بدعت، بُرا طریقہ ہے، جسے بندہ دِین میں جاری کر دیتا ہے (ہو سکتا ہے کہ جسے اس نے نقلی نوٹ چلایا، وہ آگے کہیں چلائے، وہ اس سے آگے چلائے، یوں یہ معاملہ چلتا جائے گا اور یہ ایک گُناہ گُناہ جارِیہ بن جائے گا)۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک ہمیں گُناہوں کی آفت و نحوست سے محفوظ فرمائے۔ غور فرمایئے! کیسی بدبختی کی بات ہے۔ ذرا تصور تو باندھیئے! جس نے پہلی جگہ نقلی نوٹ دھوکے سے چلایا تھا، ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ خُود تو مَر جائے مگر اس کا چلایا ہوا نقلی نوٹ مارکیٹ میں گھومتا رہے، اگر ایسا ہوا تو اسے قبر میں بھی گُناہ پہنچتا رہے گا۔ آہ! کتنا بدبخت ہے وہ شخص کہ جو قبر میں لیٹا ہے مگر اس کے گُناہوں کا میٹر اب بھی جاری ہے۔

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی | قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف (بزرگانِ دِین)، اپنے مسلمان بھائیوں کے نفع و نقصان کا کس قدر خیال رکھتے تھے، آیئے! ایک بہت ہی پیارا ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں۔

کھوٹا سِکّہ

حضرت شیخ ابو عبداللہ خیاط رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ایک آتش پرست کپڑے سلواتا اور ہر بار اُجرت میں کھوٹا سکہ دے جاتا، آپ چُپ چاپ لے لیتے۔ ایک بار آپ کی غیر موجودَگی میں شاگرد نے آتش پرست سے کھوٹا سکہ نہ لیا۔ جب آپ واپس تشریف لائے اور معلوم ہوا تو شاگرد سے فرمایا: تُو نے کھوٹا دِرہم (چاندی کا سِکّہ) کیوں نہیں لیا؟ کئی سال سے وہ مجھے

[1] ... احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب، باب الثالث: فی بیان العدل، جلد: 2، صفحہ: 94۔

کھوٹا سکہ ہی دیتا رہا ہے اور میں بھی جان بوجھ کر لے لیتا ہوں تاکہ یہ وہی سکہ کسی دُوسرے مسلمان کو نہ دے آئے۔[1]

اللہ پاک، ہمیں بھی ان عظیم ہستیوں کی اعلیٰ سوچ کا صدقہ نصیب فرمائے، گُنَاہوں کی آفت سے محفوظ فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ناپ تول میں کمی سے بچئے!

پیارے اسلامی بھائیو! خرید و فروخت کے دوران یہ بھی ضروری ہے کہ بیچنے والا چیز پُوری پُوری ناپ یا تول کر دے، اس میں کمی نہ کرے اور جو خریدنے والا ہے، اس پر لازِم ہے کہ رقم پُوری ادا کرے، دھوکے سے کم رقم دینے کی کوشش نہ کرے۔

یہ عیب تو ہمارے بازاروں میں بہت عام ہوتا چلا جا رہا ہے، ایک ایک، دو، دو روپے کر کے شاید روزانہ کروڑوں اربوں روپے کی دھاندلی خرید و فروخت میں کی جاتی ہو گی۔ دھوکہ دہی، ناپ تول میں کمی اور ڈنڈی مارنے کے ایک سے ایک جدید طریقے لوگ نکالتے ہیں۔ یہ چند سِکّوں کا لالچ خُدانخواستہ جہنّم میں جانے کا سبب بن گیا تو سوچئے! ہمارا کیا بنے گا؟

ناپ تول میں کمی کرنے والو! سنبھل جاؤ!

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۫﴿۲﴾ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ

ترجَمۂ کنزالایمان: کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ (ناپ کر) لیں پورا لیں

1 ...احیاء العلوم، جلد:3، صفحہ:87 خلاصۃً۔

يُخۡسِرُوۡنَ ؕ﴿۳﴾ (پارہ:30،سورۂ مطففین:1تا3) | اور جب انہیں ماپ یا تول کر دیں کم کر دیں۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: ناپ تول انتہائی اہم معاملہ ہے، تقریباً تمام لوگوں کو اَشیا بیچنے اور خریدنے سے واسِطہ پڑتا ہے اور زیادہ تر چیزوں کا بیچنا اور خریدنا انہیں ناپنے اور تولنے پر ہی مَبنی ہے، (اسی لئے قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر اس کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے)۔ صحیح ناپنے اور تولنے کا انجام دنیا میں بھی بہتر ہوتا ہے کہ ❁ اس سے لوگوں کا اعتبار قائم رہتا ہے ❁ تجارت میں خوب اضافہ ہوتا ہے ❁ اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔

اور آخرت میں بھی یقیناً بہتر ہو گا کہ ❁ اِس حوالے سے لوگوں کا اُس پر کوئی حق نہیں ہو گا اور یوں لوگ اپنا حق طلب کرنے کے لئے اسے نہیں پکڑیں گے ❁ یہ حرام رزق کھانے اور کھلانے کے عذاب سے بچ جائے گا ❁ اور اس کے نیک اعمال محفوظ رہیں گے ❁ اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں، ان کے لئے سخت اور دردناک عذاب ہیں۔[1]

ناپ تول میں کمی کا وبال

ایک بزرگ فرماتے ہیں: میں اپنے ایک پڑوسی کی عیادت کے لئے گیا، جو گندم بیچا کرتا تھا، جب میں اس کے سرہانے بیٹھا تو اسے بار بار یہ کہتے سنا: آگ کے 2 پہاڑ، آگ کے 2 پہاڑ۔ جب میں نے اس کے گھر والوں سے اس کے بارے میں پوچھا، تو ان لوگوں نے بتایا کہ اس کے پاس غلہ ناپنے کے 2 پیمانے تھے، جب یہ کسی سے گندم خریدتا تو اسے بڑے پیمانے سے ناپتا اور جب کسی کو بیچتا تو چھوٹے پیمانے سے ناپ کر بیچتا تھا۔ وہ بزرگ فرماتے ہیں: تب میں سمجھا کہ وہی 2 برتن اسے آگ کے پہاڑوں کی صورت میں نظر آرہے ہیں۔[2]

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۂ مطففین، زیر آیت:1 تا 3، جلد:10، صفحہ:571-572 ملتقطاً۔

2 ... بَحرُ الدُّمُوع، التر هیب من الخیانۃ فی المیزان، صفحہ:182۔

اللہ پاک کی پناہ...!! اللہ پاک کی پناہ...!! **اے عاشقانِ رسول!** غور تو فرمایئے! اگر کوئی شخص ناپ تول میں کمی کرتا بھی ہے تو وہ دِن بھر میں کتنا کمالیتا ہو گا؟ یہی چند سَو یا چند ہزار روپے، مگر ان عارضی، فانی، چند سِکّوں کا وبال تو دیکھئے! نزع میں بھی مشکلات، قبر میں بھی عذاب، حشر میں بھی عذاب اور جہنّم کی حقداری اس سے جُدا ہے۔ **ایک بزرگ** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **کی عادت تھی کہ آپ جب بھی کوئی چیز خریدتے تو آدھا دانہ کم لیتے تھے اور جب کوئی چیز بیچتے تو ایک دانہ زیادہ دیتے اور فرمایا کرتے تھے: خرابی ہے اس کے لئے جو ایک دانے کے بدلے ایسی جنّت بیچتا ہے جس کی چوڑائی زمین و آسمان سے زیادہ ہے، کتنے نقصان میں ہے وہ شخص جو وَیْل (یعنی جہنّم) کے بدلے طُوبیٰ (یعنی جنّت) کو بیچ ڈالتا ہے۔**[1]

اللہ پاک ہمیں ناپ تول میں خیانت کے گُناہ سے محفوظ فرمائے! کاش! دِل سے دُنیا کی محبّت نکل جائے، یقین مانیئے! یہ صِرف مال کی محبّت ہے جو بندوں کو طرح طرح کے گُناہوں میں مبتلا کر ڈالتی ہے۔ کاش! دِل سے دُنیا کی لالچ ہی ختم ہو جائے تو ہم بہت سارے گُناہوں سے بچ جائیں گے۔

دل سے مِرے دنیا کی مَحبّت نہیں جاتی | سرکار! گناہوں کی بھی عادت نہیں جاتی
دن رات مسلسل ہے گناہوں کا تسلسل | کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی[2]

ناپ تول میں کمی کی چند صُورتیں

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ❁ چیزوں میں ملاوٹ کر دینا بھی ناپ تول کی خیانت

---

1 ...احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب، باب الثالث: فی بیان العدل، جلد: 2، صفحہ: 99۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 382۔

میں شامِل ہے ✿ اسی طرح قَصّاب جو گوشت کے ساتھ ایسی ہڈیاں بھی تول دیتے ہیں کہ جن ہڈیوں کا تولنا عُرف کے خِلاف ہے، یہ بھی ناپ تول میں خیانت ہے ✿ اسی طرح جو کپڑا خریدتے وقت کپڑے کو ڈھیلا رکھ کر ناپتا ہے مگر بیچتے وقت خُوب کھینچ کر ناپتا ہے تاکہ کپڑے کی مقدار میں فرق آجائے، یہ بھی ناپ میں کمی کی ہی صُورت ہے جو آدمی کو جہنّم کا حقدار بنادیتی ہے۔[1]

(3): جھوٹ اور جھوٹی قسم سے بچئے!

پیارے اسلامی بھائیو! خرید و فروخت کی وہ ضروری احتیاطیں جنہیں ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہئے، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کوئی بھی چیز خریدتے یا بیچتے وقت ہر گز ہر گز جھوٹ نہ بولیں، نہ ہی جھوٹی قسم کھائیں۔

آج کل تجارت میں یہ بلا بھی بڑی عام ہے، دُکاندار چیزوں کی جھوٹی تعریفیں کررہے ہوتے ہیں اور گاہک جھوٹ بول کر قیمت کم کروانے کی کوشش کررہے ہوتے ہیں، سودا تو ہو یا نہ ہو، چیز بکے یا نہ بِکے، البتہ دونوں جھوٹ کے گُنَاہ میں مبتلا ہو کر جہنّم کے حقدار ہوجاتے ہیں۔

سودا بیچتے وقت قسم مت کھائیے!

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ یعنی قسم سامان تو بکوا دیتی ہے لیکن برکت مٹا دیتی ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں **جھوٹی قسم** کی قید نہیں ہے، یعنی سودا بیچتے

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب والمعاش، باب الثالث: فی بیان العدل، جلد: 2، صفحہ: 100 ملتقطًا۔

2 ... بخاری، کتاب: البیوع، باب: یمحق الله الربوا...الخ، صفحہ: 544، حدیث: 2087۔

وقت قسم کھائی، چاہے وہ سچی ہو یا جھوٹی، یہ قسم سودے میں نحوست لائے گی، اس کے سبب برکت مٹ جائے گی، آہ! ہمارے ہاں تو لوگ خرید و فروخت میں جھوٹی قسمیں بھی کھا رہے ہوتے ہیں۔ اندازہ لگایئے! جب صِرف قسم چاہے جھوٹی ہو یا سچّی، اس سے برکت ختم ہوتی ہے تو جو جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچے تو اس کا وبال کتنا ہو گا؟

تجارت میں جھوٹی قسم کھانے کا وبال

ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: ثَلَاثَةٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ یعنی 3 لوگ ایسے ہیں: جن سے اللہ پاک قیامت کے دن نہ تو کلام کرے گا، نہ نظرِ رحمت اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے عَرض کیا: وہ تو ٹوٹے اور خسارہ ہی میں پڑ گئے یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون ہیں؟ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: (1): تہبند لٹکانے والا (2): احسان جتانے والا (3): **جھوٹی قسم** سے مال بیچنے والا۔[1]

(4): خیر خواہ بن جائیے!

اے عاشقانِ رسول! ایک بہت ہی خوبصُورت مدنی پھول ہے، اگر ہم سب اس مدنی پھول کو اپنی زِندگی میں عَمَلی طور پر نافِذ کر لیں تو خرید و فروخت کے گُنَاہوں کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی گُناہوں سے بچ جائیں گے۔ وہ مدنی پھول کیا ہے؟ اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ، حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ یعنی تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے

---

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ، صفحہ: 58، حدیث: 106۔

بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔[1]

ہر وہ کام، ہر وہ بات، ہر وہ معاملہ جو ہم اپنے لئے پسند نہیں کرتے، وہ ہم دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کریں اور ہر وہ کام، بات اور معاملہ جو ہمیں پسند ہے، وہی ہم دوسروں کے لئے بھی پسند کریں۔ یقین مانیئے! یہ ہماری، ہمارے معاشرے کی ترقی کا وہ راز ہے، جسے ہم اپنا لیں تو ہمارا معاشرہ دِنوں میں ترقی کی بلندیوں تک پہنچ سکتا ہے۔ آپ صحابۂ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے مبارک زمانے کی تاریخ پڑھ کر دیکھ لیجئے! اس وقت مسلمان کامیاب بھی تھے، ترقی یافتہ بھی تھے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ ایک دوسرے کے خیر خواہ تھے، ایک دوسرے کی بھلائی چاہنے والے تھے اور نتیجۃً سب ہی ترقی و کامیابی کی طرف گامزن تھے، جب سے ہمارے دِلوں میں نفرتیں، نااتفاقیاں، مال و دولت کی محبّت آئی ہے، ہم دِن بہ دِن تَنَزّلی کی طرف ہی بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ خدارا! ہم اپنے حال پر غور کریں اور حدیثِ پاک میں بتائے گئے اس عظیمُ الشّان مدنی پھول کو عملی طور پر اپنی زِندگی میں نافذ کرلیں کہ کامل مسلمان وہ ہے جو اپنے لئے پسند کرے، وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔

سودا طے نہ ہونے کی عجیب وجہ

حضرت سَرِّی سقطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے ولیِ کامِل ہیں، آپ تجارت کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ نے بیچنے کے لئے 60 دِینار (یعنی سونے کے سِکّوں) کے بدلے بادام خریدے اور اپنے روزنامچے میں لکھ لیا کہ میں یہ بادام 63 دِینار کے بیچوں گا۔ کچھ ہی دِنوں بعد بادام مہنگے ہو گئے، وہی بادام جو آپ نے 60 دینار کے خریدے تھے، ان کی قیمت 90 دِینار ہو

1 ... بخاری، کتاب: الایمان، باب: من الایمان ان یحب لاخیہ، صفحہ: 74، حدیث: 13۔

گئی۔ ایک دِن آپ کے پاس ایک شخص آیا: کہا بادام لینے ہیں، فرمایا: لے لو! پوچھا: کتنے کے؟ فرمایا: 63 دِینار کے۔ گاہک بھی نیک آدمی تھا، اس نے کہا: ان باداموں کی قیمت تو مارکیٹ میں 90 دِینار ہو چکی ہے۔ حضرت سَرِّی سقطی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ نے فرمایا: میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ ان باداموں پر 3 دِینار ہی منافع کماؤں گا، لہٰذا مارکیٹ میں ان کی قیمت جتنی بھی ہے، میں نے 60 دِینار کے خریدے تھے، اب 63 دِینار ہی کے بیچوں گا۔

اب گاہک کہتا ہے: میں تو 90 دِینار کے خریدوں گا۔ حضرت سَرِّی سقطی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ فرما رہے ہیں: میں تو 63 دِینار کے ہی بیچوں گا، دونوں ایک دوسرے کے اتنے خیر خواہ تھے کہ اُن دونوں کا سودا ہی نہ ہو سکا، گاہک چاہتا ہے؛ دُکاندار کو نفع پہنچے، دُکاندار چاہتا ہے گاہک کا بھلا ہو جائے، بس اسی بحث میں نہ گاہک نے بادام خریدے، نہ حضرت سَرِّی سقطی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ نے بیچے، بالآخر گاہک خالی ہاتھ ہی واپس چلا گیا۔[1]

اُمّتِ محبوب کا یاربّ بنا دے خیر خواہ | نفس کی خاطِر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بَیر

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے ایک دوسرے کی بھلائی...!! کیا ہم ایسا کرتے ہیں؟ ہمارے ہاں تو گاہک اور دُکاندار کے جھگڑے کا موضوع ہی کچھ اور ہوتا ہے، گاہک چاہتا ہے میں 50 کی چیز 10 روپے میں خرید لوں اور دُکاندار چاہتا ہے میں 50 کی چیز 100 میں بیچ دوں۔ نہ گاہک دکاندار کی بھلائی چاہتا ہے، نہ دُکاندار گاہک کا بھلا سوچتا ہے، پھر نتیجہ کیا ہے؟ دھوکہ دہی، ناپ تول میں کمی، خیانت اور ایسی چیزیں بازاروں میں بڑھ رہی ہیں، ہماری تجارت دِن بہ دِن نیچے سے نیچے کی طرف جا رہی ہے اور مسلمان دُنیا بھر میں تَنزّلی کی

---

1 ...احیاء العلوم، کتاب: آداب الکسب، باب الرابع: فی بیان العدل، جلد: 2، صفحہ: 102 بتغیر قلیل۔

طرف بڑھتے جارہے ہیں۔

نہ سمجھو گے تو مِٹ جاؤ گے اے مُسلمانو! | تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

ہمیں یہ چیزیں سمجھنی چاہئیں! آج موقع ہے، ہمیں سنبھل جانا چاہئے! اللہ پاک ہمیں خرید و فروخت سے متعلق گُناہوں سے بچنے اور صاف شفّاف، خیر خواہی والی تجارت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

شعبہ رابطہ برائے تاجران کا مختصر تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نمازِ باجماعت کی اَہَمِیَّت بتانے ، سُنَّتوں کی تَربِیَت اور نیکی کی دعوت پھیلانے کے لئے دعوتِ اسلامی مختلف شُعبہ جات میں دینی کام کررہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **رابطہ برائے تاجران** بھی ہے، تِجارت ایک ایسا شُعبہ ہے جو ہر مُلک میں رِیڑھ کی ہڈی کی حَیثِیَّت رکھتا ہے، بلکہ کئی ملکوں کی مَعِیْشَت کا اِنْحِصار و مَدار ہی تِجارت پر ہے، مگر بدقسمتی سے علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے آج مسلمانوں کی ایک تعداد تجارت کے اسلامی سنہری اُصُولوں پر عمل کرنے سے بہت دُور ہے۔ چُنانچہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت یہ شعبہ قائم کیا گیا ہے ❁ جس کا کام شُعبہ تِجارت سے مُنْسلک لوگوں کو تجارت کے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنا ہے، اس شعبے میں پائی جانے والی خرابیوں سے بچ کر پاکیزہ زندگی گزارنے کی سوچ دی جاتی ہے ❁ نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، **مدَنی مقصد کے حُصُول** اور بازاروں میں دینی ماحول بنانے کے لئے مسجد یا کسی بھی مُناسِب مَقام پر **درس** وغیرہ دینے کا اِہتمام کیا جاتا ہے ❁ درس کے علاوہ وقتاً فوقتاً

مُختلف اَوْقات میں **تِجارت کورس** کروانے کا بھی اِہْتِمام کیا جاتا ہے ❁ مدنی چینل پر ایک سلسلہ **اَحْکامِ تِجارت** بھی ہوتا ہے جس میں تجارت کے احکام بتائے جاتے ہیں ❁ بڑی بڑی مارکیٹوں، شاپنگ مالز وغیرہ میں **مدرسۃ المدینہ بالغان** کا اِہتمام کیا جاتا ہے جہاں بالخصوص بڑی عمر کے تاجروں، دکانداروں، کاروباری حضرات کو فیضانِ قرآن سے روشن و منور کرنے کے لئے دُرست مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے ❁ اہلِ محبت مِل / فیکٹری مالکان(**Factory Owners**) کو **مدنی قافلوں میں سفر** کا ذہن دینے کے ساتھ ساتھ ان کے تحت کام کرنے والے ملازمین کو بھی ہر ماہ مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دِلائی جاتی ہے ❁ فیکٹری / کارخانے میں مسجد / جائے نماز کا اِہتمام کیا جاتا ہے تاکہ یہ عاشقانِ رسول بھی نمازوں کی پابندی کر سکیں ❁ فیکٹری / کارخانے کی مسجد / جائے نماز میں **ماہِ رمضان میں نمازِ تراویح** کا بھی اِہتمام کیا جاتا ہے ❁ تاجران کو **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی سالانہ بکنگ کی ترغیب دِلائی جاتی ہے ❁ تاجران کو شرعی رہنمائی کے لئے **دارُالافتاء اہلسنّت** سے مربوط رہنے کا ذہن دیا جاتا ہے ❁ تاجران کو مارکیٹوں، شاپنگ مالز وغیرہ میں ہی جُزوقتی **فیضانِ نماز کورس** کرنے کی بھی ترغیب دِلائی جاتی ہے تاکہ اپنے کام کاج اور وقت کی سُہولت کے مطابق **فیضانِ نماز کورس** کرکے اپنی نماز دُرست کرنے کی سَعادت حاصل کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اَعْمَال

پیارے اسلامی بھائیو! قربان جائیے! شَیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حکمت، آپ کی اعلیٰ سوچ، عِلْم اور مہارت پر کہ آپ نے اس پُرفتن دَور میں نیک بننے اور گُناہوں

سے بچنے کا جو نایاب نسخہ عطا فرمایا ہے یعنی 72 نیک اَعْمال، اس میں سب سے پہلا نیک عَمَل یہ ہے: **کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے کم از کم ایک ایک اچھی نیت کی؟**

اگر ہم صِرْف اس ایک نیک عمل کو استقامت کے ساتھ اپنا لیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے دِل پاک ہو گا، دِل سے دُنیا کی محبت نکلے گی اور اللہ پاک کی رضا حاصِل کرنے کا ذِہن بھی بَن ہی جائے گا۔ اب اندازہ لگائیے! یہ 72 میں سے صِرْف ایک نیک عمل پر استقامت کی برکت ہے، اگر ہم پُورے 72 نیک اَعْمال کو اپنی زِندگی میں نافِذ کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو اس کی کیسی برکتیں نصیب ہوں گی؟

نیت کیجئے! ہم 72 نیک اَعْمال والے دینی کام کو اپنی زندگی میں نافِذ کریں گے۔ اس کے لئے 72 نیک اَعْمال کا رسالہ مکتبۃ المدینہ سے طَلَب کیجئے، اسے اپنے پاس رکھئے، روزانہ وقت مقرر کر کے اس کے خانے پُر کر کے اپنے ذِمَّہ دار کو جمع کروایئے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دین و دُنیا کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے **نیک اَعْمال** **(NaikAmal)** موبائل ایپلی کیشن بھی جاری کر دی ہے، یہ ایپلی کیشن ڈاؤنلوڈ کر لیجئے، اس کے ذریعے روزانہ اپنے اَعْمال کا جائِزہ لیجئے، غور و فِکْر کے ساتھ اس کے خانے پُر کیجئے اور کارکردگی جمع کروایئے۔ یہ ایپلی کیشن خود بھی ڈاؤن لوڈ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ آیئے! نیک اعمال اپنانے کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

بچے کا شوقِ عبادت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی ***Special Persons*** (سپیشل پرسنز) یعنی گونگے بہرے

،نابینا اسلامی بھائیوں میں بھی نیکی کی دعوت عام کرتی ہے، ایک بار کراچی کے ایک اسلامی بھائی نے اشاروں کی زبان (Sign Language) میں بیان کرتے ہوئے کہا: **جو کثرت سے عِبادت کرتا اور نوافِل پڑھتا ہے، اللہ پاک اسے پسند فرماتا ہے**۔ اس اجتماع میں ایک بچہ اپنے والد صاحب کے ساتھ آیا ہوا تھا، یہ بچہ گونگا تھا، مبلغ اسلامی بھائی کا بیان اس کے دِل پر اَثر کر گیا، چنانچہ بیان کے بعد جب وقفہ آرام ہوا تو رات کو تقریباً 2 بجے دیکھا گیا کہ یہ بچہ نوافِل پڑھنے میں مَصرُوف ہے، اس سے پوچھا گیا کہ اتنی رات گئے نوافِل کیوں پڑھ رہے ہیں، بولا: **میں اللہ پاک کا پسندیدہ بندہ بننا چاہتا ہوں**۔ بعد میں اس بچے کے والِد صاحِب نے بتایا: اَلْحَمْدُ لله! میرا بیٹا **نیک اعمال** پر عمل کرتا ہے، پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اور اس کی برکت سے سارے گھر والے نمازی بن گئے ہیں۔

مدنی انعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے | قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں اب **مدنی انعامات** کو **نیک اعمال** کہا جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

1 … تاریخ دمشق، جلد: 9، صفحہ: 343۔

ریٹ(Rate)کم کروانا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اللہ پاک اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچنے اور خریدنے میں آسانی کرے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! کوئی بھی چیز خریدتے وقت قیمت کم کروانا سنّت ہے۔[2]

❁ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بھاؤ(یعنی **Rate** میں کمی) کے لئے حجّت (یعنی بحث و تکرار) کرنا بہتر ہے بلکہ سنّت ہے[3] ❁ ایک بار حضرت سُوَیْد بن قَیْس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کپڑا لے کر مکہ مکرمہ آئے تو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسَلَّم نے ان سے کچھ کپڑے خریدے۔ حضرت سُوَیْد بن قَیْس فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسَلَّم نے ہم سے قیمت طے کی، کچھ کم کروایا، آخر وہ کپڑا خرید لیا۔[4] ❁ امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کمزور (مثلاً بوڑھے) یا فقیر (یعنی غریب و محتاج) سے کوئی چیز خریدے تو اس پر آسانی کرتے ہوئے اس سے مہنگی چیز خریدے، یہ نیکی کا کام ہے۔[5] ❁ بعض خریدار ریٹ کم کروانے کے لئے اور دُکاندار ریٹ کم نہ کرنے کے لئے جھوٹ بولتے بلکہ بعض تو جھوٹی قسم بھی کھالیتے ہیں، یہ گُناہ و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

کاش! ہم خرید و فروخت اور دیگر تمام معاملات میں شریعت کے پیروکار اور سُنَّت

---

1 …مسند ابی یعلیٰ، جلد:5، صفحہ:195، حدیث:6824 ملتقطاً۔
2 …مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:304 بتغیر قلیل۔
3 …فتاویٰ رضویہ، جلد:17، صفحہ:128۔
4 …ابوداود، کتاب:البیوع، باب:الرجحان فی الوزن، صفحہ:536، حدیث:3336۔
5 …اِحیاءُ العُلوم مترجم، جلد:2، صفحہ:313 بتغیر قلیل۔

کے آئینہ دار بن جائیں۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم۔

مختلف سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سادگی چاہئے، عاجزی چاہئے | لینے یہ نعمتیں، قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول، آئے سُنّت کے پھول | دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو[1]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخِل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ

---

[1] ...وسائل بخشش، صفحہ:671۔

مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
3 ...قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
4 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

اللہ عَنْہُ کے درمیان بٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام علیھم الرِّضوان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

---

1 ... قَوْلُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔
2 ... الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
3 ... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔
4 ... تاریخ اِبنِ عَسَاکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔